السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سجدہ تعظیمی غیر اللہ کو یعنی انبیاء اولیاء کو کرنا شرک اکبر ہے یا حرام کبیرہ گناہ؟ اور آدم علیہ السلام کو جو ملائکہ سے سجدہ کرایا گیا وہ سجدہ تعظیمی تھا یا تعبدی؟ اور خدا نے ملائکہ سے سجدہ کیوں کرایا جب کہ اس نے شرک کو کسی شریعت میں جائز نہیں کیا؟

دوسرے حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کیا تھا۔ قال اللہ تعالی:۔ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا۔ (سورۃ یوسف) اس سے ظاہر ہے کہ شریعت یوسفی تک سجدہ تعظیمی جائز تھا اگر شرک ہوتا تو کسی شریعت میں جائز نہ ہوتا کیونکہ شرک تمام شرائع انبیاء میں حرام تھا۔ جو لوگ سجدہ تعظیمی کو شرک اکبر کہتے ہیں وہ اسلام میں غلو کرتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک شرک کفر کسی شریعت میں جائز نہیں مگر اس کی صورتیں بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً آدم علیہ السلام کے وقت بہن بھائی میں نکاح جائز تھا۔ اب کوئی شخص جائز کہے تو وہ کافر ہے اور بحکم آیہ کریمہ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ شرک ہے۔ ٹھیک اسی طرح سجدہ تعظیمی کہو یا تعبدی کہو جب خدا کے حکم سے ہو تو وہ غیر کی عبادت نہیں جب خدا کے حکم کے خلاف ہو تو وہ غیر کی عبادت ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ نیز قرآن شریف میں ہے أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ یعنی حکم صرف خدا ہی کے لئے ہے کیا ان کے لئے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لئے دین مقرر کیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی قرآن مجید میں ہے:۔ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ یعنی سورج چاند کو سجدہ نہ کرو بلکہ

اس ذات کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ اس آیت میں مطلق سجدہ سے نہی فرمائی ہے اور ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ اس ذات کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ حکم سورج چاند پر بند نہیں بلکہ سجدہ خالق کا حق ہے۔ مخلوق کا نہیں خواہ سورج چاند ہو یا کوئی اور مخلوق ہو۔ اور إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ سے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی سجدہ غیر کو ہو گیا تو پھر خاص خدا کے عابد نہیں رہو گے بلکہ مشرک ہو جاؤ گے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے:۔ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي یعنی کہہ دے اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے مقابلہ میں کسی اور کی اتباع کرو گے خواہ کسی طرح سے ہو تو پھر خدائی محبت کا دعوی جھوٹا ہے۔ ٹھیک اسی طرح آیت بالا کا مطلب سمجھ لینا چاہئے کہ جب غیر کو سجدہ ہوا (خواہ اس کا نام سجدہ تعظیمی رکھو یا کچھ اور) تم خاص خدا کے عابد نہیں رہ سکتے بلکہ مشرک ہو جاؤ گے گویا ہماری شریعت میں سجدہ مطلقاً حرام کر دیا گیا ہے خواہ اس کا نام کوئی کچھ رکھے۔ اور اس کی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

فتاوی ابن تیمیہ میں ہے:۔ ماتقبل الارض ودفع الراس ونحوذلک مما فیہ السجود ممایفعل قدام بعض الشیخ وبعض الملوک فلا یجوز بل لا یجوز الانحناء کالرکوع کما قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل منا یلقی اخاہ اینحنی لہ قال لا ولما رجع معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ھذا یا معاذ قال یا رسول اللہ رایتھم فی الشام یسجدون لاساقفھم ویذکرون ذلک عن انبیاء ھم فقال کذبوا علیھم لوکنت امراحدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجھا من اجل حقہ علیھا یا معاذ انہ لا ینبغی السجود الا للہ واما فعل ذلک تدینا وتقربا فھذا من اعظم المنکرات ومن اعتقد مثل ھذا قربۃ وذینا فھو منال مفتر بل یبین لہ ان ھذا لیس بدین ولا قربۃ فان امر علی ذلک استیلب والا قتل (فتاوی ابن تیمیہؒ جلد اول ص ۱۱۶) یعنی زمین کو بوسہ دینا اور سر زمین پر رکھنا اور مثل اس کے جس میں سجدہ ہے جو شخص مشائخ اور بادشاہوں کے سامنے کیا جاتا ہے یہ جائز نہیں بلکہ جھکنا مثل رکوع کے بھی جائز نہیں۔ چنانچہ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا ہم سے کوئی اپنے بھائی سے ملتا ہے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ تو فرمایا نہ۔ اور جب معاذؓ سفر شام سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کیا۔ فرمایا۔ اے معاذ! یہ کیا؟ کہا میں نے اہل کتاب کو دیکھا کہ وہ اپنے علماء کو سجدہ کرتے ہیں فرمایا یہ جھوٹ ہے۔ اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عوت کو حکم دیتا کہ خاوند کو سجدہ کرے بوجہ حق اس کے کہ اس پر اے معاذ! سوا خدا کے کسی کے لئے سجدہ لائق نہیں اور دین ثواب سمجھ کر سجدہ کرنا بڑے کبائر (1) سے ہے جو اس کا اعتقاد رکھے وہ گمراہ مفتری ہے۔ اس کے لئے بیان کیا جائے کہ کہ دین اور ثواب نہیں اگر اصرار کرے تو اس سے توبہ طلب کی جائے۔ اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جائے۔ قریب قریب اس قسم کی روائیتں مشکوۃ باب عشرۃ النساء وغیرہ میں موجود ہیں۔ کہ سجدہ غیر کو جائز نہیں اگر جائز ہوتا تو عورت کو خاوند کے لئے سجدہ کا حکم ہوتا۔ اور مشکوۃ کے اسی باب میں آپؐ کی قبر کو سجدہ کی ممانعت مذکور ہے اور جب آپؐ کو یا آپؐ کی قبر کو سجدہ کی اجازت نہیں تو غیر کے لئے کس طرح اجازت ہو گی۔ بلکہ مشکوۃ باب القیام میں قیام تعظیمی سے بھی آپؐ نے منع فرمایا ہے تو سجدہ کس طرح جائز ہو گا؟ خلاصہ یہ کہ نماز کی مشابہت کسی غیر کے لئے جائز نہیں نہ قیام نہ رکوع نہ سجدہ۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کی قبروں میں ممانعت ہے تاکہ عبادت قبور سے مشابہت نہ ہو اور جب مشابہت منع ہے تو حقیقتہً یا رکوع یا سجدہ غیر کے لئے کیونکہ جائز ہو گا

(فتاوی روپڑی جلد اول ص ۱۴۷، ۱۴۸)

---

(1) یعنی اگر قتل وغیرہ کے ڈر سے کیا جائے تو وہ اس گناہ میں شامل نہیں بلکہ بعض کے نزدیک جائز ہے ۱۲

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد10ص53

محدث فتویٰ